ایک ماہ سے آپ شدید بیمار ہو گئے' علاج معالجہ سے ہمیشہ کی طرح انکاری تھے۔ لیکن بہر حال منت سماجت کے بعد انہیں پشاور کے ایک سپشلسٹ کے پاس لے جایا گیا تو جان بشر اور دوسرے بھائی سے جب ہم نے دریافت کیا کہ کتنے عرصے بعد پشاور دیکھا ہے تو انہوں نے بتایا کہ تیس برس کے بعد اکوڑہ خٹک کے گاؤں سے باہر قدم رکھ رہے ہیں۔ بہر حال علاج شروع ہوا لیکن کافی دیر ہو چکی تھی اور رمضان کی مقدس ستائیسویں شب کو اس دائمی مسافر اور اپنے رب کی تلاش میں نکلے ہوئے اس برگزیدہ بے چین روح کے مسافر کی منزل آ پہنچی۔ اور اس نے جان جان آفریں سپرد کردی۔ رات ہی میں یہ خبر دارالعلوم اور اسکے متعلقین میں موبائل میسجز کے ذریعے پھیل گئی۔ ان کے جسدِ خاکی کو اِن کے کمرے سے باہر دارالعلوم کے صحن میں رکھ دیا گیا' عجیب کسمپرسی کا عالم تھا نہ ان کا کوئی رشتہ دار تھا اور نہ کوئی سوگوار۔ بڑے بھائی بیماری اور ضعف کے باعث خود بے ہوش تھے۔ بڑی مشکلوں سے میں نے انہیں یہ تکلیف دہ خبر سنائی۔ انا اللہ اور اذا جاء اجل لھم پڑھنے کے بعد ہوش میں آ گئے اور بے ساختگی کے ساتھ مجھے کہا کہ میں نے تو یہ تمنا کی تھی کہ ہم دونوں مسافر بھائی ایک ہی قبر میں دفن ہوں گے کہ ہمارا فراق نہ آئے اور آپ دارالعلوم والوں کو دوہری مشقت نہ ہو۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ بھی سفر عمرہ پر حرمین میں تھے' دارالعلوم تعطیلات کی وجہ سے ایک گونہ خالی تھا۔ بہر حال جس کا کوئی نہیں ہوتا اس کا خدا ہوتا ہے کے مصداق انہیں دارالعلوم کے وسیع صحن میں روایتی چادروں کے بجائے احرام کا کفن میسر ہوا' آب زمزم بھی کافی مقدار سے جسم وقبر پر ڈالا گیا اور صوبہ بھر سے ہزاروں علماء' مہتممین' مشائخ اور علاقہ کے نامور شخصیات نے سعادت سمجھ کر اس بزرگ کے جنازے میں کثیر تعداد میں شرکت کی' جنازہ کے بعد انہیں ریل کی پٹڑی اور جی ٹی روڈ سے پار دارالعلوم کے بالمقابل دارالعلوم کے لئے حاصل کردہ نئے قبرستان میں دفنایا گیا۔ اس طرح انہیں اس قبرستان حقانی کے پہلے مہمان بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ہم لوگ دارالعلوم میں تعطیلات اور روزے اور گرمی کی شدت کے باوجود اس ہجوم وکثرت اور آسمان پر یکایک گہرے بادلوں کے سائباں دیکھ کر حیران رہ گئے اِدھر ہاتفِ غیبی سے یہ شعر بار بار سماعتوں میں تکرار رہا تھا کہ ع عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

آج دارالعلوم کے طلباء' درودیوار اور پھول اشجار اپنے ''مجنوں'' ومجذوب کی جدائی پر فریاد کناں ہیں۔

ع مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اُداس ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلامؒ کی رحلت

علاقہ چھچھ جو اپنی مردم خیزی میں کسی وقت سمرقند و بخارا کا منظر پیش کیا کرتا تھا' وقت کے بڑے بڑے محدثین' علماء' فقہاء اس باکمال سرزمین سے پیدا ہوئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلامؒ بھی اسی علاقے کی ایک بہت بڑی علمی دینی وروحانی شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خصوصی صفات سے نوازا تھا۔ عمر بھر قال اللہ قال الرسول سے وابستہ رہے اور ساتھ ساتھ ایک عظیم علمی مرکز مدرسہ اشاعت القرآن حضرو کی خدمت بھی کرتے رہے۔ فلاحی کاموں میں بھی آپ